96614 ـ شراب کے گلاس کو قلعی کرنا اور اللہ عزوجل کی شان میں گستاخیاں کی جانے والے ہوٹل میں ملازمت کا حکم

سوال

میں فلسطین کے قدس شہر میں رہائش پذیر ہوں، اور ایك یہودی مالك کے ہوٹل میں ملازمت کی جہاں شراب پیئے جانے والے گلاسوں اور ہوٹل کی ڈشیں اور برتن صاف کرنے کرتا رہا ہوں، آپ پر یہ تو کوئی مخفی نہیں کہ یہودیوں کے ہوٹل میں بہت ہی کم ہوتا ہے کہ وہاں نشہ آور اشیاء یا شراب کے ساتھ بنی ہوئی اشیاء، یا شراب کا نبیذ نہ ہو، اس کے لیے علاوہ اور دوسرے گرم مشروبات اور اشیاء بھی فروخت ہوتی ہیں.
میں دوران ملازمت ان اشیاء کو اٹھانے سے اجتناب کرتا رہا ہوں حالانکہ بعض معصیت اور نافرمانی میں ڈوبے ہوئے مسلمان ان اشیاء کو اٹھاتے یا نوش کرتے، لیکن میں شراب پینے والے گلاس تو صاف کرتا رہا ہوں، ۔ یہ گلاس خالی تو نہیں ہوتے بلکہ ان میں کچھ نہ کچھ ہوتا جسے میں انڈھیل کر گلاس دھو دیتا ۔ اور اسی طرح میں ان اشیاء کی تیاری میں استعمال ہونے والے آلات اور برتن بھی صاف کرتا تھا. آپ سے گزارش ہے کہ میرے درج ذیل سوالات کا جواب عنائت کریں:
1 ـ کیا جن آلات اور اشیاء کا اوپر بیان ہوا ہے اور شراب والےگلاس دھونا جائز ہے یا نہیں ؟
2 ـ کیا نشہ آور اشیاء فروخت ہونے والی جگہ اور جہاں معصیت میں لتھڑے ہوئے مسلمانوں کو گناہ سے منع نہ کر سکنے ہووہاں ملازمت کرنی جائز ہے، یہ علم میں رہے کہ حق بیان نہ کرنے والا گونگا شیطان ہوتا ہے ؟
اس پر مستزاد یہ کہ اگر وہ گنہگار شخص ان اشیاء کو نہیں اٹھائیگا یا دوسرے لوگ بھی دین پر عمل کرنے والے ہوں تو پھر مجھے شراب وغیرہ کو اٹھانے پر مجبور ہونا پڑےگا، یا پھر ملازمت چھوڑنے پر، اس پریشانی سے نجات کا طریقہ کیا ہے ؟
3 ـ اس دور میں اسلامی معاشرہ جن خرابیوں میں مبتلا ہے وہ اللہ جل شانہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دین پر سب و شتم جیسے بیماری ہے، یہ نافرمان اور یہودیوں جیسے افراد یہ شنیع اور خطرناك عمل دوران ملازمت بہت کرتے ہیں (لا حول و لا قوۃ الا باللہ) تو کیا سب و شتم کے وقت میرا ان لوگوں کے پاس باقی رہنا جائز ہے، یا کہ مجھے یہ ملازمت ترك کر دینی چاہیے ۔ یہ علم میں رہے کہ آزاد ملازمت کے میدان میں بہت ہی کم نوجوان دین کا التزام کرنے والے ہوتے ہیں، بہت سی جگہ پر ہم یہ دینی کمی پاتے ہیں، حتی کہ ہم میں سے بہت ساروں کے لیے تو یہ طبعی معاملہ بن چکا ہے کہ اس برائی کو روکتے ہی نہیں، نہیں بلکہ اس سے بھی خطرناك بات تو یہ ہے کہ اسے تشدد اور عنصریت شمار کرتے اور اسے ملازمت ہی سے فارغ کر دیتے ہیں ؟
4 ـ کیا ملازمت کے دوران میں نے جو تنخواہ لی ہے وہ حلال ہے یا حرام، اور اگر بالکل حرام ہے، یا اس کا کچھ حصہ حرام ہے تو مجھے کیا کرنا ہوگا، کیونکہ میں نے ابھی یہ رقم خرچ نہیں کی ؟
5 ـ نماز کے متعلق عرض ہے کہ وہاں نماز ادا کرنے کے لیے کوئی جگہ مخصوص نہیں، جہاں میں نماز ادا کروں،

صرف ایك كمره جو بطور سٹور استعمال ہوتا ہے، جہاں شراب بھی موجود ہے، تو كیا ایسی جگہ پر نماز ادا كر سكتا ہوں یا نہیں، اور اگر جائز نہیں تو مجھے كیا كرنا چاہیے ؟
اتنی لمبی كلام كرنے پر میں آپ سے معذرت خواہ ہوں، میری آپ سے گزارش ہے كہ آپ اس مسئلہ میں نقلی اور عقلی دلائل كے ساتھ شرعی حكم بیان كر كے فتوی دیں تا كہ مجھے ذرا برابر بھی شك نہ رہے، میں ان شاء اللہ آئندہ اس پر عمل كرونگا، اور جو مفتی یا ادارہ فتوی دے اس كی بھی توثیق كریں، اللہ تعالی آپ كو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اسلام میں شراب اور خنزیر قطعی طور پر حرام ہیں، اس كی حرمت كتاب و سنت اور اجماع سے ثابت ہے، ذیل میں ہم كتاب و سنت اور اجماع میں سے حرمت كے دلائل پیش كرتے ہیں:

كتاب اللہ سے دلائل:

اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے:

تم پر مردار، خون، اور خنزیز كا گوشت، اور جو غیر اللہ كے نام پر ذبح كیا جائے حرام كر دیا گیا ہے... المآئدۃ (3).

اور ایك دوسرے مقام پر فرمان باری تعالی ہے:

اے ایمان والو! بات یہی ہے كہ شراب، جوا اور تھان اور فال نكالنے كے پانسے كے تیر یہ سب گندی باتیں اور شیطانی عمل ہیں، تم اس سے اجتناب كرو تا كہ تم كامیاب ہو سكو المآئدۃ (90).

جن مقامات اور جگہوں پر یہ اشیاء فروخت كی جاتی ہوں، یا پھر ایسے ہوٹل جہاں یہ پیش كی جائے، وہاں ملازمت كرنا، یاجن برتنوں اور میں یہ پیش كیے جاتے ہیں انہیں دھونا اور صاف كرنا، بھی حلال نہیں، بلكہ یہ گناہ و معصیت میں معاونت اور شركت ہے، اور ایسا كرنے والا لعنت كا مستحق ٹھرتا ہے؛ كیونكہ صرف شراب نوشی كرنے والے پر ہی لعنت نہیں كی گئی بلكہ اسے اٹھانے والے پر بھی لعنت كی گئی ہے، اور ان جگہوں پر ملازمت كرنی گناہ و معصیت اور ظلم و زیادتی میں معاونت ہے جو كہ حرام ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے:

اور تم نیکی و بھلائی اور تقوی کے کاموں میں ایك دوسرے کا تعاون کرتے رہو، اور برائی و گناہ اور معصیت و ظلم و زیادتی میں ایك دوسرے کے ساتھ تعاون مت کرو، اور اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو یقینا اللہ تعالی سخت سزا دینے والا ہے المآئدۃ (2).

ان دونوں مسئلوں کے متعلق ذیل میں کچھ فتاوی جات ذکر کیے جاتے ہیں:

1 ـ مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال کیا گیا:

یہاں ہم ہالینڈ میں مسلمان نوجوان دینی امور کا التزام کرتے ہیں، لیکن جتنی بھی ملازمت اور کام ہیں وہاں شراب، اور ہوٹلوں میں خنزیر کا گوشت پایا جاتا ہے، اور دوسرے گوشت بھی ملتے ہیں، تو کیا جن برتنوں میں خنزیر کا گوشت پکایا اور تیار کیا جاتا ہے انہیں دھونے اور صاف کرنے کا کام کرنا جائز ہے، تا کہ روزی کمائی جا سکے ؟

آپ ہمیں اس کے متعلق معلومات فراہم کریں، اللہ تعالی آپ کو فائدہ دے اور ہمیں اور آپ کو نیکی کے کام کرنے کی توفیق سے نوازے، جزاکم اللہ خیرا.

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" جہاں شراب فروخت کی جاتی ہو، یا شراب نوشی کرنے والوں کو پیش کی جاتی ہو وہاں آپ کے لیے ملازمت کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی آپ ان ہوٹلوں میں ملازمت کریں جہاں خنزیر کا گوشت پکا کر پیش کرتے ہیں، یا خریداروں میں فروخت کرتے ہیں، چاہے وہاں اس کے علاوہ اور بھی کھانے اور گوشت ہوں، اور چاہے آپ کا کام فروخت کرنا، یا بطور ویٹر لوگوں کو کھانا پیش کرنا ہو، یا پھر برتن صاف کرنے کا کام ہو؛ کیونکہ اس میں گناہ و مصیبت میں معاونت ہوتی ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالی نے اس سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے:

اور تم برائی و گناہ اور ظلم و زیادتی میں ایك دوسرے کا تعاون مت کرو .

اور اس پر مجبور ہونے کی کوئی ضرورت نہیں، کیونکہ اللہ تعالی کی زمین بہت وسیع ہے، اور مسلمان ممالك بہت زیادہ ہیں، اور شرعی طور پر مباح اور جائز کام بھی بہت زیادہ ہیں، اس لیے آپ کسی ایسے علاقے اور ملك یا شہر میں مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ مل کر رہیں جہاں آپ کے لیے جائز اور مباح کام کرنے میں آسانی ہو.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتا ہے، اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے روزی بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی اللہ تعالی پر بھروسہ کرتا ہے تو اللہ تعالی اسے کافی ہو جاتا ہے، بلا شبہ اللہ تعالی اپنا کام پورا کرنے والا ہے یقینا اللہ تعالی نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر

رکھا ہے .

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کریگا تو اللہ تعالی تمہارے معاملے کو آسان کر دیگا .

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (14 / 414).

2 ـ اور ایك سوال: خنزیر کا گوشت فروخت کرنے والی جگہ پر ملازمت کرنے کے جواب میں کمیٹی کا علماء کا جواب تھا:

" اگر تو معاملہ ایسا ہی ہے جیسا بیان ہوا ہے تو آپ کے لیے وہاں ملازمت جاری رکھنا جائز نہیں؛ کیونکہ اس میں گناہ و معصیت اور ظلم میں معاونت ہوتی ہے جس سے اللہ سبحانہ وتعالی نے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے:

اور تم نیکی و بھلائی اور تقوی کے کاموں میں ایك دوسرے کا تعاون کرتے رہو، اور برائی و گناہ اور معصیت و ظلم و زیادتی میں ایك دوسرے کے ساتھ تعاون مت کرو، اور اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو یقینا اللہ تعالی سخت سزا دینے والا ہے المآئدۃ (2).

اور ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ مذکورہ کام چھوڑ کر کوئی اور کوئی کام تلاش کریں، کیونکہ:

اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتا ہے، اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے روزی بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا .

اور جو شخص بھی کوئی چیز اللہ تعالی کے لیے ترك کرتا ہے تو اللہ اللہ تعالی بھی اس کے عوض میں اسے اس سے بھی بہتر عطا فرماتا ہے.

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشيخ عبد اللہ بن غديان.

الشيخ صالح الفوزان.

الشيخ عبد العزيز آل شيخ.

الشيخ بكر ابو زيد.

ديكھيں: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء (14 / 436).

دوم:

اور آپ نے اس حرام ملازمت اور ان حرام كاموں كے عوض جو تنخواہ لي اور مال كمايا ہے اس ميں سے جو كچھ آپ نے خرچ كر ديا اور اپنے تصرف ميں لاچكے ہيں تو اس كے مقابلہ ميں آپ كو كچھ دينے اور نكالنا لازم نہيں، اور اس مال ميں سے جو رقم آپ كے پاس باقى اور آپ كے پاس ہے تو وہ رقم نيكى و بھلائى كے كاموں ميں صرف كر ديں، ليكن اس ميں سے آپ كوئى فائدہ نہ اٹھائيں.

مستقل فتوى كميٹى كے علماء كرام سے درج ذيل سوال كيا گيا:

ايك شخص كسى يورپى ملك ميں ملازمت كے ليے گيا اور اسے عيسائيوں كے ايك ہوٹل ميں ملازمت ملى جہاں خنزير كا گوشت پيش كيا جاتا ہے، اور وہ يہ گوشت پكانے كا كام كرتا ہے، اور اس نے اس ملازمت سے كچھ رقم بھى جمع كر ركھى ہے، اس ملازمت كا دين اسلام ميں حكم كيا ہے ؟

اور اس رقم كا حكم كيا ہوگا، اور وہ اس ميں كس طرح تصرف كر سكتا ہے ؟

اور اگر اس رقم ميں سے اگر وہ كسى دوسرے شخص كو ہديہ اور تحفہ ديتا ہے تو كيا وہ اسے قبول كر لے يا كہ وہ حرام مال شمار ہوگا، اور اسے قبول كرنا جائز نہيں ؟

كميٹى كے علماء كرام كا جواب تھا:

" يہ حرام كمائى ہے، اور اس شخص كو اس كام سے توبہ كرنى چاہيے جس سے اس نے يہ كمائى كى ہے، اور وہ فورى طور پر يہ كام ترك كر كے اپنے كيے پر نادم ہو كر آئندہ ايسا نہ كرنے كا عہد كرنا ہوگا، اور اس كے ليے اس كمائى ميں سے باقى ماننده رقم سے كوئى فائدہ حاصل كرنا جائز نہيں، اور نہ ہى وہ اسے بطور ہديہ اور تحفہ دے سكتا ہے.

الشيخ عبد العزيز بن باز.

الشيخ عبد الرزاق عفيفى.

الشيخ عبد اللہ بن غديان.

الشيخ عبد اللہ بن قعود.

ديكھيں: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء (14 / 413).

اور شيخ محمد بن صالح العثيمين رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

جن بھائيوں كو امريكيوں كى جانب سے مشكلات پيش آتى ہيں اور انہيں ان كے علاوہ كہى اور ملازمت بھى نہيں ملتى، اور پھر وہ ملازمت بھى شراب اور خنزير كا گوشت فروخت كرنے والى دوكانوں پر ملتى ہے، ان كے اس كام اور اس كام سے حاصل ہونے والى تنخواہ كا حكم كيا ہے ؟

شيخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

" اس كام سے حاصل ہونے والا مال حرام ہے؛ كيونكہ جب اللہ سبحانہ وتعالى نے كوئى چيز حرام كى ہے تو اس كى قيمت بھى حرام كردى ہے، اور مسلمانوں پر واجب اور ضرورى ہے كہ وہ آپس ميں ايك دوسرے كا تعاون كريں، اور اس شخص كے ليے كوئى ايسا كام تلاش كريں جو اس كى گزران زندگى ميں ممد و معاون ثابت ہو اور وہ زندگى بسر كر سكے"

ماخوذ از: فتاوى المكتب التعاونى جدہ سوال نمبر (6).

مزيد تفصيلات ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر (78289) كے جواب كا مطالعہ كريں.

سوم:

اگر آپ وہاں سے جانے كى استطاعت ركھتے ہيں تو پھر آپ كے ليے اللہ تعالى كى ذات كو برا كہنے والوں كے ساتھ رہنا حلال نہيں، يہ تو اس صورت ميں ہے جب آپ كا كام مباح اور جائز ہوتا تو يہ بھى ان ضروريات ميں شامل نہيں تھا كہ آپ كے ليے وہاں رہنے كو مباح كر ديتا، تو پھر اگر وہ اصلا كام ہى حرام ہو تو كيسے وہاں رہنا جائز ہو سكتا ہے ؟!

شيخ محمد بن صالح العثيمين رحمہ اللہ سے سوال كيا گيا:

کیا اللہ تعالی کو گالی دینے والوں کے درمیان موجود رہنا جائز ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" ایسے افراد کے پاس موجود رہنا جائز نہیں جو لوگ اللہ تعالی کو برا کہتے اور گالی دیتے ہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور اللہ تعالی اپنی کتاب میں تم پر اپنا یہ حکم نازل کر چکا ہے کہ جب تم کسی مجلس والوں کو اللہ تعالی کی آیات کے ساتھ کفر کرتے ہوئے یا اس کا مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو! جب تك كہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں، (ورنہ) تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو، یقینا اللہ تعالی سب منافقوں اور تمام کافروں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے النساء (140).

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (2) سوال نمبر (238).

چہارم:

شراب والے سٹور میں آپ کا نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور اس میں کوئی شك و شبہ نہیں کہ یہ اس عظیم عبادت کی ادائیگی کے لیے کوئی مناسب جگہ نہیں، لیکن اس سے نماز باطل نہیں ہوتی، اور نہ ہی آپ کے لیے وہاں ادا کردہ نمازوں کی دوبارہ ادائیگی لازم آتی ہے.

مسلمان شخص کو نماز کی ادائیگی کے اوقات اور اس کی ادائیگی کی پابندی کا بہت زیادہ اہتمام اور خیال کرنا چاہیے، اور اسے بہتر اور اچھی حالت میں بہترین اور خوبصورت لباس پہن کر نماز ادا کرنی چاہیے، اور جہاں نماز ادا کرے وہ جگہ بھی پاك صاف ہو، لیکن اختیار کی حالت میں یہ مکروہ ہوگا.

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" نماز کی ادائیگی کے وقت آگے تنور، یا آگ یا کوئی اور ایسی چیز ہو جس کی عبادت کی جاتی ہو لیکن وہ نماز کی ادائیگی میں اللہ کے لیے ادا کرنے کی نیت کے متعلق باب "

زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھے انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مجھ پر دوران نماز آگ پیش کی گئی "

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" مصنف رحمہ اللہ نے ترجمہ الباب (یعنی باب کے عنوان) میں اس کی کراہت وغیرہ کی کوئی صراحت نہیں کی؛ تو اس سے یہ احتمال پیدا ہوتا ہے کہ اس سے مصنف کی مراد اس میں فرق کرنا ہے کہ اگر قبلہ رخ ایسی کوئی چیز ہو اور وہ اسے زائل کرنے یا وہاں سے ہٹنے پر قادر ہو، اور جو شخص قادر نہ ہو، اس میں فرق ہے، تو دوسرے کے حق میں مکروہ نہیں، اور یہ چیز باب میں بیان کردہ حدیث کے بھی مطابق ہے.

اور پہلے کے حق میں مکروہ ہو گا، جیسا کہ اس کی صراحت ہو ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے مجسموں کے بارہ میں آگے بیان ہو گی، اور جس طرح کہ ابن ابی شیبہ نے ابن سیرین سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے تنور یا آگ کے گھر کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنا مکروہ ہے " انتہی.

دیکھیں: فتح الباری (1 / 629).

اور اس میں کوئی شك و شبہ نہیں کہ شراب کی حالت تو اس چیز سے بہت کم ہے جس کی اللہ کے علاوہ بطور معبود عبادت کی جاتی ہے، اور پھر قبلہ رخ ہونے سے بھی اس کی حالت کم ہے.

واللہ اعلم .